ہیں، بیمار بھی ہیں، کمزور بھی ہیں اور ایسے مشغول آدمی بھی ہیں جو جلدی نماز پڑھ کر اپنے کام پر واپس جانا چاہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں یہاں تک رحم اور شفقت کا نمونہ پیش فرمایا ہے کہ نماز پڑھاتے میں کسی بچے کے رونے کی آواز آجاتی تو نماز مختصر کر دیتے تھے تاکہ اگر بچے کی ماں جماعت میں شریک ہے تو اسے تکلیف نہ ہو۔ یہ گویا سردار قوم کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ جب سردار بنایا جائے تو قوم کے ساتھ اس کا طرز عمل کیسا ہونا چاہیے۔

حکم ہے کہ امام کو اگر نماز پڑھاتے میں کوئی ایسا حادثہ پیش آئے جس کی وجہ سے وہ نماز پڑھانے کے قابل نہ رہے تو فوراً ہٹ جائے اور اپنی جگہ پیچھے کے آدمی کو کھڑا کر دے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ سردار قوم کا بھی یہی فرض ہے۔ جب وہ سرداری کے قابل اپنے آپ کو نہ پائے تو اسے خود ہٹ جانا چاہیے اور دوسرے اہل آدمی کے لیے جگہ خالی کر دینی چاہیے۔ اس میں نہ شرم کا کچھ کام ہے اور نہ خود غرضی کا۔

حکم ہے کہ امام کے فعل کی سختی کے ساتھ پابندی کرو۔ اس کی حرکت سے پہلے حرکت کرنا سخت ممنوع ہے، یہاں تک کہ جو شخص امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں جائے اسکے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ وہ گدھے کی صورت میں اٹھایا جائیگا۔ یہاں گویا قوم کو سبق دیا گیا ہے کہ اسے اپنے سردار کی اطاعت کس طرح کرنی چاہیے۔

امام اگر نماز میں غلطی کرے، مثلاً جہاں اسے بیٹھنا چاہیے تھا وہاں کھڑا ہو جائے یا جہاں کھڑا ہونا چاہیے تھا وہاں بیٹھ جائے تو حکم ہے کہ سبحان اللہ کہہ کر اسے غلطی پر متنبہ کرو۔ سبحان اللہ کے معنی ہیں "اللہ پاک ہے"۔ امام کی غلطی پر سبحان اللہ کہنے کا مطلب یہ ہوا کہ غلطی سے تو صرف اللہ ہی پاک ہے۔ تم انسان ہو تم سے بھول چوک ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ یہ طریقہ ہے امام کو ٹوکنے کا۔ اور جب اس طرح اسے ٹوکا جائے تو اسکو لازم ہے کہ بلا کسی شرم و لحاظ کے اپنی غلطی کی اصلاح کرے۔

البتہ اگر ٹوکے جانے کے باوجود امام کو یقین ہو کہ اس نے صحیح فعل کیا ہے تو وہ اپنے یقین کے مطابق عمل کر سکتا ہے اور اس صورت میں جماعت کا کام یہ ہے کہ اسکے عمل کو غلط جاننے کے باوجود اس کا ساتھ دیں - نماز ختم ہونے کے بعد وہ حق رکھتے ہیں کہ امام پر اسکی غلطی ثابت کریں اور نماز دوبارہ پڑھانے کا اس سے مطالبہ کریں -

امام کے ساتھ جماعت کا یہ برتاؤ صرف ان حالات کے لیے ہے جبکہ غلطی چھوٹی چھوٹی باتوں میں ہو لیکن اگر امام سنت نبوی کے خلاف نماز کی ترکیب بدل دے، یا نماز میں قرآن کو جان بوجھ کر غلط پڑھے یا نماز پڑھاتے ہوئے کفر و شرک یا صریح گناہ کا ارتکاب کرے تو جماعت کا فرض ہے کہ اسی وقت نماز توڑ کر اس امام سے الگ ہو جائے -

یہ سب ہدایتیں ایسی ہیں جن میں پوری تعلیم دیدی گئی ہے کہ تم کو اپنی قومی زندگی میں اپنے سردار کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے -

برادران اسلام! یہ فوائد جو میں نے نماز باجماعت کے بیان کیے ہیں ان سے آپنے اندازہ کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اس ایک عبادت میں جو دن بھر میں پانچ مرتبہ صرف چند منٹ کے لیے ادا کی جاتی ہے، کس طرح دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں آپ کے لیے جمع کر دی ہیں، کس طرح یہی ایک چیز آپکو تمام سعادتوں سے مالا مال کر دیتی ہے، اور کس طرح یہ آپکو اللہ کی غلامی اور دنیا کی حکمرانی کے لیے تیار کرتی ہے - اب آپ ضرور سوال کرینگے کہ جب نماز ایسی چیز ہے تو جو فائدے اسکے تم بیان کرتے ہو یہ حاصل کیوں نہیں ہوتے؟ اس کا جواب انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں دونگا -

نمازیں بے اثر کیوں ہوگئیں؟

برادران اسلام - آج کے خطبہ میں مجھے آپکو یہ بتانا ہے کہ جس نماز کے اس قدر فائدے میں نے کئی خطبوں میں مسلسل آپ کے سامنے بیان کیے ہیں وہ اب کیوں وہ فائدے نہیں دے رہی ہے؟ کیا بات ہے کہ آپ نمازیں پڑھتے ہیں اور پھر بھی غلام ہیں؟ پھر بھی کفار آپ پر غالب ہیں؟ پھر بھی آپ دنیا میں تباہ حال اور نکبت زدہ ہیں؟

اس سوال کا مختصر جواب تو صرف یہ ہو سکتا ہے کہ آپ نمازیں پڑھتے ہی نہیں، اور پڑھتے بھی ہیں تو اس طریقہ سے نہیں پڑھتے جو خدا اور رسول نے بتایا ہے، اسلیے اُن فائدوں کی توقع آپ نہیں کر سکتے جو مومنین کو معراج کمال تک پہنچانے والی نماز سے پہنچنے چاہییں ___ لیکن میں جانتا ہوں کہ صرف اتنا سا جواب آپکو مطمئن نہیں کر سکتا، اس لیے ذرا تفصیل کے ساتھ آپ کو یہ بات سمجھاؤنگا -

یہ گھنٹا جو آپ کے سامنے لٹک رہا ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ اس میں بہت سے پُرزے ایک دوسرے کے ساتھ جُڑے ہوئے ہیں - جب اس کو کوک دی جاتی ہے تو سب پرزے اپنا اپنا کام کرنا شروع کر دیتے ہیں اور ان کے حرکت کرنے کے ساتھ ہی باہر کے سفید تختے پر ان کی حرکت کا نتیجہ ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے، یعنی گھنٹے کی دونوں سوئیاں چل کر ایک ایک سکنڈ اور ایک ایک منٹ بتانے لگتی ہیں - اب آپ ذرا غور کی نگاہ سے دیکھیے - گھنٹے کے بنانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ صحیح وقت بتائے - اس مقصد کے لیے گھنٹے کی مشین میں وہ سب پرزے

جمع کیے گئے جو صحیح وقت بتانے کے لیے ضروری تھے ۔ پھر ان سب کو اس طرح جوڑا گیا کہ سب مل کر باقاعدہ حرکت کریں اور ہر پرزہ وہی کام اور اتنا ہی کام کرتا چلا جائے جتنا صحیح وقت بتانے کے لیے اسکو کرنا چاہیے ۔ پھر کوک دینے کا قاعدہ مقرر کیا گیا تاکہ ان پرزوں کو ٹھیرنے نہ دیا جائے اور تھوڑی تھوڑی مدت کے بعد ان کو حرکت دی جاتی رہے ۔ اس طرح جب تمام پرزوں کو ٹھیک ٹھیک جوڑا گیا اور ان کو کوک دی گئی تب کہیں یہ گھنٹہ اس قابل ہوا کہ وہ مقصد پورا کرے جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے ۔ اگر آپ اسے کوک نہ دیں تو یہ وقت نہیں بتائیگا ۔ اگر آپ کوک دیں لیکن اس قاعدے کے مطابق نہ دیں جو کوک دینے کے لیے مقرر کیا گیا ہے تو یہ بند ہو جائیگا یا چلے گا بھی تو صحیح وقت نہ بتائیگا ۔ اگر آپ اس کے بعض پرزے نکال ڈالیں اور پھر کوک دیں تو اس کوک سے کچھ حاصل نہ ہوگا ۔ اگر آپ اس کے بعض پرزوں کو نکال کر اسکی جگہ سنگر مشین کے پرزے لگا دیں اور پھر کوک دیں تو یہ نہ وقت بتائیگا اور نہ کپڑا ہی سیے گا ۔ اگر آپ اس کے سارے پرزے اس کے اندر بدستور رہنے دیں لیکن ان کو کھول کر ایک دوسرے سے الگ کر دیں تو کوک دینے سے کوئی پرزا بھی حرکت نہ کریگا ۔ کہنے کو سارے پرزے اس کے اندر موجود ہونگے ، مگر محض پرزوں کے موجود رہنے سے وہ مقصد حاصل نہ ہوگا جس کے لیے گھنٹہ بنایا گیا ہے ، کیونکہ ان کی ترتیب اور ان کا آپس کا تعلق آپنے توڑ دیا ہے جسکی وجہ سے وہ مل کر حرکت نہیں کرسکتے ۔ یہ سب صورتیں جو میں نے آپ سے بیان کی ہیں ، ان میں اگرچہ گھنٹے کی ہستی اور اس میں کوک دینے کا فعل ، دونوں بیکار ہو جاتے ہیں ، لیکن دور سے دیکھنے والا یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ گھنٹہ نہیں ہے ، یا آپ کوک نہیں دے رہے ہیں ۔ وہ تو یہی کہیگا کہ صورت بالکل گھنٹے جیسی ہے ، اور یہی امید کرے گا کہ گھنٹے کا جو فائدہ ہے وہ اس سے حاصل ہونا چاہیے ۔ اسی طرح دور سے جب وہ آپ کو کوک دیتے ہوئے دیکھے گا تو یہی سمجھے گا کہ آپ واقعی گھنٹے کو کوک دے رہے ہیں ، اور

یہی توقع کریگا کہ گھنٹے کو کوک دینے کا جو نتیجہ ہے وہ ظاہر ہونا چاہیے۔ لیکن یہ توقع پوری کیسے ہوسکتی ہے جبکہ یہ گھنٹہ بس دور سے دیکھنے ہی کا گھنٹہ ہے اور حقیقت میں اس کے اندر گھنٹہ پن باقی نہیں رہا ہے؟

یہ مثال جو میں نے آپ کے سامنے بیان کی ہے اس سے آپ سارا معاملہ سمجھ سکتے ہیں۔ اسلام کو اسی گھنٹہ پر قیاس کر لیجیے۔ جس طرح گھنٹے کا مقصد صحیح وقت بتانا ہے، اسی طرح اسلام کا مقصد یہ ہے کہ زمین میں آپ خدا کے خلیفہ یعنی خدائی فوجدار بن کر رہیں، خود خدا کے حکم پر چلیں، سب پر خدا کا حکم چلائیں، اور سب کو خدا کے قانون کا تابع بنا کر رکھیں۔ اس مقصد کو صاف طور پر قرآن میں بیان کر دیا گیا ہے کہ:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ	تم وہ بہترین امت ہو جسے نوع انسانی کے لیے نکالا
لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ	گیا ہے تمہارا کام یہ ہے کہ سب انسانوں کو نیکی کا حکم
عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۔	دو اور برائی سے روکو اور اللہ پر ایمان رکھو۔

اور

قاتلوھم حتی لا تکون فتنة	لوگوں سے جنگ کرو یہاں تک کہ غیر اللہ کی فرمانروائی
ویکون الدین کلہ للہ	کا فتنہ مٹ جائے اور اطاعت سب کی سب صرف اللہ کیلیے ہو۔

اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے گھنٹے کے پرزوں کی طرح اسلام میں بھی تمام پُرزے جمع کیے گئے ہیں جو اس غرض کے لیے ضروری اور مناسب تھے۔ دین کے عقائد، اخلاق کے اصول، معاملات کے قاعدے، خدا کے حقوق، بندوں کے حقوق، خود اپنے نفس کے حقوق، دنیا کی ہر اُس چیز کے حقوق جس سے آپ کو واسطہ پیش آتا ہے، کمانے کے قاعدے اور خرچ کرنے کے طریقے، جنگ کے قانون اور صلح کے قاعدے، حکومت کرنے کے قوانین، اور حکومتِ اسلامی

کی اطاعت کرنے کے ڈھنگ ۔ یہ سب اسلام کے پرزے ہیں، اور ان کو گھڑی کے پرزوں کی طرح ایک ایسی ترتیب سے ایک دوسرے کے ساتھ کسا گیا ہے کہ جوں ہی اس میں کوک دی جائے ہر پرزا دوسرے پرزوں کے ساتھ مل کر حرکت کرنے لگے ۔ اور ان سب کی حرکت سے اصل نتیجہ یعنی اسلام کا غلبہ اور دنیا پر خدائی قانون کا تسلط اس طرح مسلسل ظاہر ہونا شروع ہو جائے جس طرح اس گھنٹے کو آپ دیکھ رہے ہیں کہ اسکے پرزوں کی حرکت کے ساتھ باہر کے سفید تختے پر نتیجہ برابر ظاہر ہوتا چلا جاتا ہے ۔ گھڑی میں پرزوں کو ایک دوسرے کے ساتھ باندھے رکھنے اور انکی ترتیب کو برقرار رکھنے کے لیے چند کیلیں اور چند پتیاں لگائی گئی ہیں ۔ اسی طرح اسلام کے تمام پرزوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جڑا رکھنے اور انکی صحیح ترتیب قائم رکھنے کے لیے وہ چیز رکھی گئی ہے جسکو نظام جماعت کہا جاتا ہے، یعنی مسلمانوں کا ایک ایسا سردار ہو جو دین کا صحیح علم اور تقویٰ کی صفت رکھتا ہو ۔ قوم کے دماغ مل کر اُسکی مدد کریں، قوم کے ہاتھ پاؤں اسکی اطاعت کریں، ان سب کی طاقت سے وہ اسلام کے قوانین نافذ کرے اور لوگوں کو ان قوانین کی خلاف ورزی سے روکے ۔ اس طریقے سے جب سارے پرزے ایک دوسرے کے ساتھ جڑ جائیں، اور انکی ترتیب ٹھیک ٹھیک قائم ہو جائے تو انکو حرکت دینے اور دیتے رہنے کے لیے کوک کی ضرورت ہوتی ہے، اور وہی کوک یہ نماز ہے جو ہر روز پانچ وقت پڑھی جاتی ہے ۔ پھر اس گھڑی کو صاف کرتے رہنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے، اور وہ صفائی یہ روزے ہیں جو سال بھر میں تیس دن تک رکھے جاتے ہیں ۔ اور اس گھڑی کو تیل دیتے رہنے کی بھی ضرورت ہے، سو زکوٰۃ وہ تیل ہے جو سال بھر میں ایک مرتبہ اسکے پرزوں کو دیا جاتا ہے ۔ یہ تیل کہیں باہر سے نہیں آتا بلکہ اسی گھڑی کے بعض پرزے تیل بناتے ہیں اور بعض سوکھے ہوئے پرزوں کو روغن دار کر کے آسانی کے ساتھ چلنے کے قابل بنا دیتے ہیں ۔ پھر اسے کبھی کبھی اُدھیڑ کر کھال

کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے، سو وہ اوورہالنگ یہ حج ہے جو عمر میں ایک مرتبہ کرنا ضروری ہے اور اس سے زیادہ جتنا کیا جاسکے اتنا ہی بہتر ہے۔

اب آپ غور کیجیے کہ یہ کوک دینا اور صفائی کرنا اور تیل دینا اور اوورہال کرنا اُسی وقت تو مفید ہو سکتا ہے جب اس فریم میں اِسی گھڑی کے سارے پُرزے موجود ہوں، ایک دوسرے کے ساتھ اُسی ترتیب سے جُڑے ہوئے ہوں جس سے گھڑی ساز نے انہیں جوڑا تھا، اور ایسے تیار رہیں کہ کوک دیتے ہی اپنی مقررہ حرکت کرنے لگیں اور حرکت کرتے ہی نتیجہ دکھلانے لگیں۔ لیکن یہاں معاملہ ہی کچھ دوسرا ہو گیا ہے۔ اول تو وہ نظام جماعت ہی باقی نہیں رہا جس سے اس گھڑی کے پرزوں کو باندھا گیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سارے پیچ ڈھیلے ہو گئے اور ہر پرزہ پرزہ الگ ہو کر بکھر گیا۔ اب جو جس کے جی میں آتا ہے کرتا ہے۔ کوئی پوچھنے والا ہی نہیں۔ ہر شخص مختار ہے۔ اس کا دل چاہے تو اسلام کے قانون کی پیروی کرے، اور نہ چاہے تو نہ کرے۔ اس پر بھی آپ لوگوں کا دل ٹھنڈا نہ ہوا تو آپ نے اس گھڑی کے بہت سے پرزے نکال ڈالے، اور انکی جگہ ہر شخص نے اپنی اپنی پسند کے مطابق جس دوسری مشین کا پرزہ چاہا لاکر اس میں فٹ کر دیا۔ کوئی صاحب سنگر مشین کا پُرزا پسند کر کے لے آئے، کسی صاحب کو آٹا پیسنے کی چکی کا کوئی پرزہ پسند آگیا تو وہ اسے اٹھا لائے، اور کسی صاحب نے موٹر لاری کی کوئی چیز پسند کی تو اسے لاکر گھڑی میں لگا دیا۔ اب آپ مسلمان بھی ہیں اور بینک سے سودی کاروبار بھی چل رہا ہے، انشورنس کمپنی میں بیمہ بھی کرا رکھا ہے، انگریزی عدالتوں میں جھوٹے مقدمے بھی لڑ رہے ہیں، کفار کی وفادارانہ خدمت بھی ہو رہی ہے، بیٹیوں اور بہنوں اور بیویوں کو میم صاحب بھی بنایا جا رہا ہے، بچوں کو مادہ پرستانہ تعلیم بھی دی جارہی ہے گاندھی صاحب کی پیروی بھی ہو رہی ہے، اور لینن صاحب کے راگ بھی گائے جارہے ہیں۔ غرض کوئی غیر اسلامی چیز ایسی نہیں رہی جسے ہمارے بھائی مسلمانوں نے لا لاکر اسلام کی اس گھڑی کے فریم

میں ٹھونس نہ دیا ہو۔

یہ سب حرکتیں کرنے کے بعد اب آپ چاہتے ہیں کہ کوک دینے سے یہ گھڑی چلے اور وہی نتیجہ دکھائے جس کے لیے اس گھڑی کو بنایا گیا تھا، اور صفائی کرنے، تیل دینے اور اوورہال کرنے سے وہی فائدے ہوں جو ان کاموں کے لیے مقرر ہیں۔ مگر ذرا عقل سے آپ کام لیں تو بآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ جو حال آپ نے اس گھڑی کا کر دیا ہے اس میں عمر بھر کوک دینے اور صفائی کرنے اور تیل دیتے رہنے سے بھی کچھ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ جب تک کہ آپ باہر سے آئے ہوئے تمام پرزوں کو نکال کر اسکے اصلی پُرزے اس میں نہ رکھینگے، اور پھر ان پرزوں کو اسی ترتیب کے ساتھ جوڑ کر کس نہ دینگے جس طرح ابتدا میں انہیں جوڑا اور کسا گیا تھا، آپ ہرگز اُن نتائج کی توقع نہیں کر سکتے جو اس سے کبھی ظاہر ہوئے تھے۔

خوب سمجھ لیجیے کہ یہ اصلی وجہ ہے آپ کی نمازوں اور روزوں اور زکوٰۃ اور حج کے بے نتیجہ ہو جانے کی۔ اول تو آپ میں سے نمازیں پڑھنے والے اور روزے رکھنے والے اور زکوٰۃ و حج ادا کرنے والے ہیں ہی کتنے۔ نظام جماعت کے بکھر جانے سے ہر شخص مختار مطلق ہو گیا ہے۔ چاہے ان فرائض کو ادا کرے، چاہے نہ کرے۔ کوئی پوچھنے والا ہی نہیں۔ پھر جو لوگ انہیں ادا کرتے ہیں وہ بھی کس طرح کرتے ہیں؟ نماز میں جماعت کی پابندی نہیں، اور اگر کہیں جماعت کی پابندی ہے بھی تو مسجدوں کی امامت کے لیے اُن لوگوں کو چُنا جاتا ہے جو دنیا میں کسی اور کام کے قابل نہیں ہوتے۔ مسجد کی روٹیاں کھانے والے، فرض دینی کو کمائی کا ذریعہ سمجھنے والے، جاہل، کم حوصلہ اور پست اخلاق لوگوں کو آپ نے اُس نماز کا امام بنایا ہے جو آپ کو خدا کا خلیفہ اور دنیا میں خدا کی فوجدار بنانے کے لیے مقرر کی گئی تھی۔ اسی طرح روزے اور زکوٰۃ اور حج کا جو حال ہے وہ بھی ناقابلِ بیان ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود آپ کہہ سکتے ہیں کہ اب بھی بہت سے مسلمان اپنے